غزلیں

حیدر وارثی

○

خلا میں رقص کبھی اہلِ آسماں کرتے
ہوا میں اُڑ کے بھی وہ شادماں کرتے

وصالِ شوق میں آتی ہیں اُلجھنیں مجھ تک
سلامتی کے لیے ہم اُن کو پاسباں کرتے

ملے جو نغمگی مفقود شاعری میں اگر
کسی عروض کے ماہر کو جانِ جاں کرتے

نظر میں ہے وہی حسن و جمال کا پیکر
یہ آرزو ہے اُسے زیبِ داستاں کرتے

اگر نگاہ میں آئے نہ میل کا پتھر
تو اپنے آپ کو ہی میرِ کارواں کرتے

ادا نہ ہم سے ہوا حقِّ آگہی کوئی
صدائے غیب سے ہی آپ خود بیاں کرتے

بنا نہ کوئی مرا ہم نوا اے وارثی
''کٹی ہے عمر لہو اپنا رایگاں کرتے''

امتیاز دانش ندوی

○

عجب بے نور ہر منظر ہوا ہے
بشر کس چیز کا خوگر ہوا ہے

کوئی روزن نہ کوئی در ہوا ہے
لہو سے تر بتر یہ سر ہوا ہے

نہ جانے کس کا وہ ہمسر ہوا ہے
بزعم خود بہت برتر ہوا ہے

مری خانہ بدوشی قبر تک تھی
گنوا دی جان تب یہ گھر ہوا ہے

میں جس سے چاہتا ہوں بچ کے رہنا
اسی کا سامنا اکثر ہوا ہے

گزاری جس نے ہے بے رہ روی میں
وہی اس قوم کا رہبر ہوا ہے

ابھی تو شانے تک ہی سر ہے دانش
کہاں سے تو مرا ہمسر ہوا ہے

جدید وارثی حویلی، تعلیم نگر، بی بی پاکر، دربھنگہ، بہار، موبائل: 07277803486
تاج ہوٹل، 4 نمبر ٹیکسی اسٹینڈ، جھریا، دھنباد (جھارکھنڈ) موبائل: 09006428849